# مجالس کے آداب

مجالس، مجلس کی جمع ہے۔ اس کے معنی بیٹھنے کی جگہ کے ہیں۔ یہ ظرفِ مکاں ہے۔ معاشرہ کو مضبوط بنیادوں پر استوار کرنے کے لئے مجالس کا انعقاد ضروری ہوتا ہے۔ مجالس کے قیام سے جہاں جماعتی طور پر افراد ترقی کی منزل کی طرف گامزن ہوتے ہیں وہاں وہ تعاون باہمی کرتے ہوئے ایک دوسرے کی تکالیف کو دور کرنے میں کوشاں رہتے ہیں۔ جماعتی خوش حالی کا راز اس بات میں مضمر ہے کہ افراد کا آپس میں گہرا اور مضبوط تعلق ہو۔ اس کے لئے وہ گاہے بہ گاہے مجالس منعقد کریں اور مجالس کے آداب اور وقار کو ملحوظ رکھ کر اپنے علم، ایمان اور روحانیت میں ترقی کریں۔ کیونکہ علم اور ذکر کی مجالس تو جنت کے باغ ہیں۔ جن کے پھل کھانے کی ہدایت تو آقائے دوجہاں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو خود دی۔

بے شک مجلسی آداب تمام اقوام میں پائے جاتے ہیں۔ لیکن اسلام نے مجالس کے جو آداب بیان کئے ہیں وہ اتنے مکمل اور بہترین ہیں جن پر عمل کرنے سے مجالس جنت کے باغوں کا نمونہ بن سکتی ہیں۔

آیئے قرآن مجید اور سنت نبویؐ سے حاصل کردہ آداب سیکھ کر اپنی مجالس کو جنت کے باغ بنائیں۔

۱۔ مجالس میں کھل کر بیٹھنا چاہیئے۔ مجالس میں کشادگی اور فراخی کے سامان پیدا کئے جائیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوا يَفْسَحِ اللَّهُ لَكُمْ (سورۃ المجادلۃ : ۱۲)

اے مومنو! جب تم سے کہا جائے کہ مجالس میں کھل کر بیٹھو (اور دوسروں کو جگہ دو) تو کھل کر بیٹھ جایا کرو۔ اللہ بھی تمہارے لئے کشادگی کے سامان پیدا کرے گا۔

معلمِ اخلاق حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔

"خَيْرُ الْمَجَالِسِ اَوْسَعُهَا"

(ابو داؤد کتاب الادب باب فی الجلوس بالطرقات)

بہترین مجالس وہ ہیں جو کشادہ اور فراخ ہوں۔ اور لوگ کھل کر بیٹھ سکیں۔ اور بوقتِ ضرورت آنے والوں کو جگہ دیں۔

۲۔ اور جب مجلس میں سے کسی شخص کو چلے جانے کے لئے کہا جائے تو اُسے فوراً اُٹھ کر چلے جانا چاہیئے۔ کیونکہ اصل چیز اطاعت اور فرمانبرداری ہے۔ اور "اسلام" کے معنی بھی یہی ہیں کہ فرمانبرداری کی روح کو اختیار کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ سورۃ المجادلہ میں فرماتا ہے۔

وَاِذَا قِیْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ (سورۃ المجادلۃ : ۱۲)

اور جب تمہیں کہا جائے کہ اُٹھ جاؤ تو اُٹھ جایا کرو۔ اللہ ان کو جو کہ مومن ہیں اور جو علم دیئے گئے ہیں درجات میں بڑھائے گا۔

۳۔ مجلس میں داخل ہوتے ہوئے حاضرین کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہنا چاہیئے۔ اسی طرح مجلس سے باہر جاتے ہوئے بھی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہنا چاہیئے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی کسی مجلس میں پہنچے تو چاہیئے کہ سلام کہے۔ اگر بیٹھنا ہو تو بیٹھ جائے پھر جب اُٹھے تو چاہیئے کہ سلام کہے۔ پہلی بار سلام کہنا پچھلی بار سلام کہنے سے زیادہ تاکید کی بات نہیں۔ (ابو داؤد کتاب الادب باب فی السلام اذا قام من المجلس)

۴۔ مجلس میں کسی شخص کو اٹھا کر خود اس کی جگہ پر نہیں بیٹھنا چاہیئے۔ یہ ناپسندیدہ بات ہے۔

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی کسی دوسرے کو اس کی جگہ سے اس غرض سے نہ اٹھائے کہ تا وہ خود اس جگہ بیٹھے۔ وسعت قلبی سے کام لو اور کھل کر بیٹھو۔

(مسلم کتاب السلام باب تحریم اقامۃ الانسان من موضعہ الذی سبق الیہ)

حضرت ابن عمرؓ کا یہ طریق تھا کہ آپ اس شخص کی جگہ پر کبھی نہیں بیٹھتے تھے جو آپ کو اپنی جگہ دینے کے لئے اٹھتا تھا۔

(ترمذی ابواب الادب والاستیذان باب ماجاء فی کراھیۃ ان یقام الرجل من مجلسہ ثم یجلس فیہ)

۵ جو شخص کسی ضرورت کے تحت مجلس سے اُٹھ کر جائے۔ اور پھر واپس آئے تو وہ اپنی جگہ کا زیادہ حقدار ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑا ہو اور پھر واپس آجائے تو اس جگہ کا وہی زیادہ حقدار ہے۔

(مسلم کتاب السلام باب اذا قام من مجلسہ ثم عاد فھو احق بہ)

۶ مجلس میں جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جانا چاہیئے۔ لوگوں کے کندھوں سے پھلانگ کر آگے جگہ لینے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔ اور نہ ہی دو آدمیوں کے درمیان جگہ بنا کر خود بیٹھنا چاہیئے،

کیونکہ حدیث میں آتا ہے کہ جو شخص دو آدمیوں کے درمیان جدائی نہیں کرتا تو یہ بات اس کے گناہ معاف کرنے میں مدد دیتی ہے۔

(بخاری کتاب الجمعۃ باب الدھن للجمعۃ)